خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ
۲- نومبر ۱۹۹۴ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۴۵ بدھ ۲۷- جمادی الاول ۱۴۱۵ھ ۲- نبوت ۱۳۷۳ ہش ۲- نومبر ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو

تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل مدعا بیعت کا یہی ہے کہ توبہ کرو (بخشش طلب کرو) نمازوں کو درست کر کے پڑھو۔ ناجائز کاموں سے بچو۔ میں جماعت کے لئے دعا کرتا رہتا ہوں مگر جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو پاک کرے۔

یاد رکھو غفلت کا گناہ پشیمانی کے گناہ سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ یہ گناہ زہریلا اور قاتل ہوتا ہے۔ توبہ کرنے والا تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ جس کو معلوم ہی نہیں کہ میں کیا کر رہا ہوں وہ بہت خطرناک حالت میں ہے۔ پس ضرورت ہے کہ غفلت کو چھوڑ دو اور اپنے گناہوں سے توبہ کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ جو شخص توبہ کر کے اپنی حالت کو درست کر لے گا وہ دوسرے کے مقابلہ میں بچایا جائے گا۔ پس دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۷۲)

اللہ تعالیٰ متقی بناتا اور تقویٰ کی راہوں پر ثباتِ قدم عطا کرتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح ایک کلام پاک (یعنی قرآن کریم) کی حقیقت کو بیان کیا ہے یعنی وہ ایسا (-) کلمہ ہے جس کی مثال ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ متقی بناتا اور تقویٰ کی راہوں پر ثبات قدم عطا کرتا ہے اور اس طرح اس کی جڑ مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاتی ہے۔ پھر اس سے شاخیں پھوٹتی ہیں جو اعتقادات صحیحہ ہیں۔ یعنی انسان کے اعتقادات شاخوں کی شکل اختیار کرتے ہیں (تمثیلی زبان میں) جو اوامر و نواہی پر مشتمل ہے۔ اور یہ وہ درخت ہے جس کی ہر شاخ آسمان پر جانے والی ہے۔ اعمال صالحہ کے پانی سے پرورش پانے کی وجہ سے۔ یعنی کوئی بدی والا حصہ اس کے اندر نہیں۔ ہر شاخ جو ہے وہ صحت مند اور نشوونما پانے والی ہے اور آسمانوں تک پہنچتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے کہ جب تقویٰ کی جڑ مضبوط ہو اور اس جڑ سے نیکی کی اور پاکیزگی کی اور صلاح کی شاخیں نکلیں تو وہ شاخیں نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرتی ہیں اور روحانی بلندیوں تک پہنچتی ہیں بلکہ اس دنیا میں بھی (اخروی زندگی میں تو ہو گا ہی) ان شاخوں کو تازہ بتازہ پھل لگتا رہتا ہے۔ جس سے انسان فائدہ حاصل کرتا ہے۔ یعنی اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضاء انسان کو حاصل ہو جاتی ہے اور روح کو ہر لحظہ ایک لذت اور سرور حاصل ہوتا رہتا ہے۔ ان پھلوں کے کھانے سے جن کا کھانا روحانی طور پر ہے لیکن جب تک وہ پھل نہ ملیں وہ خوشحالی حاصل نہیں ہو سکتی۔ وہ لذت اور سرور حاصل نہیں ہو سکتا وہ پھل مل نہیں سکتے جب تک اعتقادات جو ہیں وہ صحیح نہ ہوں اور

باقی صفحہ ۷ پر

اہلِ تقویٰ کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ ۹۴-۱۰-۷ کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد سلیمان صاحب آف راجن پور شہر کی پوتی اور مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب آف رحیم یار خان کی نواسی ہے۔ بچی کے نیک، دین کی خادمہ اور والدین کے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم محمد اکبر ندیم صاحب ابن مکرم محمد صادق ندیم صاحب ربوہ کا نکاح عزیزہ نازیہ رحیم شاہد صاحبہ بنت محترم چوہدری عبد الرحیم شاہد صاحب کے ساتھ تیس ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر مکرم اظہر حنیف صاحب ریجنل مشنری انچارج نے ملواکی (امریکہ) میں ۲۴- اکتوبر ۹۴ء پڑھا۔ لڑکے کی طرف سے محترم پروفیسر چوہدری لئیق احمد صاحب (Ph.D) وکیل بنے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ نکاح کی تقریب کے دوران حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بھی الیت میں خصوصی طور پر تشریف فرما رہے۔ اور دعا میں بھی شامل ہوئے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ یہ نکاح دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت ہو۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد رفیق ناطق صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 93/6-R تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر ابن مکرم غلام حسین صاحب مورخہ ۲۱- اکتوبر ۹۴ء بعمر ۵۰ سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ ایک مخلص اور فدائی خادم سلسلہ تھے۔ آپ کا جنازہ مکرم مولانا نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھایا۔ اور چک کے مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ریاض احمد قمر صاحب ایڈووکیٹ نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲- نبوت- ۱۳۷۳ ھش ۲- نومبر ۱۹۹۴ء

دعا میں دل کا پگھلنا

ہم چلتے پھرتے ' اٹھتے بیٹھتے ' ایک دوسرے سے ملتے ملاتے دعا کا ذکر کرتے ہیں کوئی راستے میں مل جائے تو علیک سلیک کے بعد عام طور پر اس سے پہلی بات جو کی جاتی ہے وہ یہی ہوتی ہے ' دعا کیجئے۔ اس وقت ذہن میں کوئی خاص ایسی بات نہیں ہوتی جس کے متعلق دعا کروانا مقصود ہوتا ہے لیکن بہرحال ہماری زندگی کا یہ ایک حصہ بن گیا ہے کہ ہم جب بھی کسی سے ملتے ہیں دعا کا ذکر ضرور کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں اگر دوسرا شخص پوچھ بیٹھے کہ کس بات کے لئے تو ہم فوری طور پر اس کا کوئی مثبت جواب نہ دے سکیں اور صرف اتنا کہیں کہ بس دعا کیجئے کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک رہے۔ یہ بھی دراصل خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر یقین کا ایک مظہر ہے۔ یہ بات ہماری فطرت ثانیہ بن گئی ہے کہ ہم نے بہرحال ہمہ وقت اپنی نگاہ خدا کی طرف لگائے رکھنی ہے۔ اور دوسروں سے بھی یہی کہنا ہے کہ وہ ہمارے لئے خدا سے دعا کریں۔ ایسے دعا کے لئے نہیں کہا جا سکتا کہ دل میں کوئی خاص جذبات پیدا ہوتے ہیں ہچکیاں آنے لگتی ہیں آنسو بہنے لگتے ہیں دل پگھل جاتا ہے۔ کیونکہ یہ عمومی دعائیں ہیں۔ اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کا ایک اظہار ہے۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا ذکر کریں تو دل پر اثر ہوتا ہے۔ دل پگھل جاتا ہے۔ دعا اگر کسی ایسی ہی بات کے لئے کی جائے۔ تو یہ لازمی امر ہے کہ جذبے کے ساتھ کی جائے اور ایسی دعا کرتے کرتے دل پگھل جائے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ "دعا کے لوازم میں سے ہے کہ دل پگھل جائے۔" اگر ہم اس بات کو عمومی دعاؤں پر لگائیں تو غالباً ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آسکے گی کہ راستہ میں چلتے چلتے کسی نے کہا میرے لئے دعا کیجئے تو دل کی یہ کیفیت ہو جائے جسے پگھلنا کہتے ہیں۔ لیکن کوئی شخص انتہائی مشکل میں ہو اس کی جان پر بنی ہوئی ہو ' بیمار ہو اور بہت بیمار ہو ' کسی مقدمے میں پھنسا ہوا ہو اور بہت بری طرح پھنسا ہوا ہو تو یہ سب ایسی باتیں ہیں کہ جب ان کے لئے کہا جائے کہ دعا کیجئے تو انسان کا دل پگھل جاتا ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ اسے اتنی دعا کرنی چاہئے کہ اس کا دل پگھل جائے۔ دعا کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ عناصر میں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے اور عناصر میں تبدیلی اس کے حکم سے ایک لمحے میں بھی ہو سکتی ہے اور اس کے قانون قدرت کے مطابق اس پر وقت بھی لگ سکتا ہے۔ اسی لئے ایسی دعائیں اتنی دیر تک جاری رکھنی چاہئیں جب تک کہ انسان کا دل محسوس نہ کرے کہ وہ بے قراری سے پگھل رہا ہے اور جب ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو یقیناً دل کو ایک قسم کا اطمینان حاصل ہو جاتا ہے کہ دعا قبول ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے آستانے پر پہنچ چکی ہے اور وہ اپنے فضل و کرم سے اسے قبول کرلے گا۔ اگرچہ یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر وہ دعا جس کے لئے دل پگھل جائے وہ قبول ہو جائے۔ قبولیت یا عدم قبولیت تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ حالات کا جتنا وہ واقف ہے اتنے ہم تو نہیں۔ زندگی کا برقرار رکھنا یا زندگی کا ختم ہو جانا۔ ان دونوں میں سے کونسی بات کس وقت بہتر ہے۔ ہم تو اس بارے میں کچھ سمجھ ہی نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ سمجھتا ہے وہ جانتا ہے کہ ہمیں کیسے حالات میں سے گذرنا ہے کون سے حالات ہمارے لئے مفید ہیں اور کون سے حالات مضر۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ دل کے پگھل جانے سے دل کو اطمینان ہو جاتا ہے کہ دعا کی گئی ہے پوری طرح کی گئی ہے اور خدا کے آستانے تک اپنے جذبات کو پہنچا دیا گیا ہے۔ یہ بات بذات خود انسان کے لئے نہایت طمانیت بخش ہے۔ پس خاص خاص مواقع پر دعا کرتے رہنا چاہئے اور اس حد تک دعا کرنی چاہئے کہ انسان کا دل پگھل جائے۔ یہی حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ارشاد ہے کہ دعا کے لوازم میں ہے کہ دل پگھل جائے۔

سب کی باتیں مان کے میں دیوانہ لگتا ہوں
جو کچھ بھی ہوں اس سے اب بیگانہ لگتا ہوں
جگنو جگنو ڈھونڈ کے اس پر دے دیتا ہوں جاں
بجھتی بجھتی شمعوں کا پروانہ لگتا ہوں

ابو الاقبال

دل میں حسرت کوئی باقی ہے ' نہ غم باقی ہے
جوشِ گریہ ہے نہ اب دیدۂ نَم باقی ہے

سلطنت ہے نہ کوئی جاہ و حشم باقی ہے
اب سکندر ہے نہ دارا ہے نہ جم باقی ہے

دیکھئے آپ کے دل میں کوئی حسرت نہ رہے
وہ بھی کر لیجے اگر کوئی سِتم باقی ہے

دمِ نَزع ہے چلے آؤ بھی اِک پَل کے لئے
دل میں حسرت بھی ہے ' آنکھوں میں بھی دَم باقی ہے

اور تو کچھ بھی نہیں پاس ہمارے لیکن
اِک تری یاد ہے جو تیری قسم باقی ہے

لاکھ رُسوا ہی سہی ' ماہ وَشوں میں اب بھی
ساکھ قائم ہے مری ' میرا بھرم باقی ہے

شیخ کے پاس تو اللہ کا دیا ہے سب کچھ
دل میں پھر بھی ہوسِ باغِ ارم باقی ہے

یہ تو ممکن ہی نہیں لب پہ نہ ہو نامِ حسین ؓ
جب تلک سلسلۂ ظلم و سِتم باقی ہے

میرا سَر آپ کے در سے نہ اٹھے گا جب تک
ایک بھی سانس مرا شاہِ اُمم باقی ہے

ڈاکٹر محمود الحسن

ہمہ تن اسباب پر گرنے والوں کی پیروی نہ کرو

اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے (اگر خدا نے چاہا) بھی نہیں نکالتے۔ ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدائی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ہومیوپیتھک کلاس نمبر ۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آرنیکا- کالی کھانسی' اپنڈکس' جلدی امراض کا علاج

گردے کی درد اور پتھری کے لئے مفید دواؤں کا تذکرہ

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ۲۰- ستمبر ۱۹۹۴ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہومیوپیتھک کلاس میں فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہومیوپیتھی نمبر ۳۸

لندن : ۲۰- ستمبر ۱۹۹۴ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں ہومیوپیتھک کلاس میں آرنیکا اور دیگر ادویہ کے بارے میں پڑھایا۔

آرنیکا ARNICA موچ میں اونچی طاقت میں اس کی ایک خوراک کافی ہے۔ Herbez Zoster میں بھی مفید ہے۔ Herbez کی دو اقسام ہیں۔ ایک وہ جس کی بنیاد اعصابی کمزوری پر ہے۔ اس کا تعلق جنسی بیماریوں Venerial Diseases سے نہیں ہے۔ جو ہربیز اعصابی کمزوری سے ہو اس میں آرنیکا دو ایک دفعہ مفید ہے۔ دوسری ہربیز جس کا تعلق جنسی بیماریوں سے ہے آجکل ۳۳% امریکی آبادی اس کی مریض ہے۔ اس کا وقتی علاج انٹی بائیوٹک سے کیا جاتا ہے۔ احمدیوں کو اس بارے میں تحقیق کرنی چاہئے۔ اس کی علامات کو نوٹ کرنا چاہئے۔ ایک دفعہ ٹھیک ہو جائے تو یہ نہ سمجھیں کہ اس بیماری نے پیچھا چھوڑ دیا ہے۔ اس میں آرنیکا' آرسینک اور لیڈم ۲۰۰ کا کمبی نیشن مفید ہے۔

اگر ہربیز چہرے پر ہو جائے۔ آنکھوں کے گرد۔ تو یہ بہت خطرناک ہے۔ اس سے آنکھیں ضائع ہو سکتی ہیں۔ دماغ پر حملہ ہو تو دماغی بیماریوں کا خطرہ ہے۔ اس کا علاج انٹی بائیوٹک سے نہیں ہو سکتا۔ امیر صاحب برطانیہ کو یہ تکلیف ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے بڑا ڈرایا تھا۔ تھی بھی یہ ڈرنے والی بات۔ لیکن آرسنک لیڈم اور آرنیکا تینوں ۲۰۰ میں دینے سے تین دن میں ٹھیک ہو گئی۔ اللہ کے فضل سے اس کے بعد کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ بالکل صاف ہو گئی۔

آرنیکا زہریلے جانوروں کے کاٹے کا بھی علاج ہے۔ بچھو کے کاٹے کا۔ مکھی کے ڈنگ کا۔ اس کا عمومی تعلق زہروں سے ہے۔

آرسنک اور آرنیکا کی علامات بعض جگہ ملتی جلتی رہتی ہیں۔

اس میں جریان خون کا رجحان بھی ہے۔ ملیریا' ٹائیفائیڈ کی بیماریوں میں میوکس میمبرین Mucous Membrane سے خون رستا رہتا ہے۔ یہ اموینم کارب میں بھی ہے۔ خوفناک شکل کا خون جیسے آرنیکا میں ہے۔ انتڑیوں سے اجابت کا رنگ سیاہی مائل۔ پھر جب بیماری بڑھ جائے اور جسم جواب دے جائے تو سیاہ اجابت خون والی۔ سخت بدبو والی ہو جاتی ہے۔ ایسے کیس میں بپٹیشیا Baptisia بھی موثر ہے۔ آرنیکا کے مریض کو خوابوں میں بے چینی ہوتی ہے ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔ یہ اس کا لازمی جزو ہے۔ لیکن دن میں کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔

آرسنک کا خوف ذہن سے تعلق رکھتا ہے۔ مزاج میں خوف ہے۔ لیکن آرنیکا میں خوف نہیں۔ لازماً بیماری میں خوف ہوتا ہے۔ جلد کی بہت دکھن ہوتی ہے۔ جلد کی کیفیت بہت بے ہودہ لگتی ہے۔ آرسنک اور آرنیکا میں فرق یہ ہے کہ آرسنک کا مریض بے چینی سے کروٹ بدلتا ہے۔ سر مارتا ہے۔ آرنیکا کا مریض دن میں کروٹ بدلے گا مگر بے چینی نہیں۔ آرنیکا میں سارا جسم ٹھنڈا اور سر' گرم ہوتا ہے۔ گرمی چاہتا ہے۔ آرسنک میں بھی یہی کیفیت ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ آرنیکا میں سر' گرم ہوتا ہے مگر سر کو ٹھنڈا کرنے کا مطالبہ نہیں کرتا۔ ٹھنڈا پانی یا پیڈ نہیں چاہتا۔ جسم کو گرم کرنا چاہتا ہے۔

لیکن آرسنک سر کو ٹھنڈا کرنے اور جسم کو گرم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

آرنیکا کے مریض کا ٹھنڈا مزاج دائمی مزاج ہے مستقل سردی کے احساس پر سورائینم یاد آنی چاہئے اس میں غیر معمولی ٹھنڈا مریض ہے سر سے پاؤں تک ٹھنڈا لیکیسز Lachesis سخت سردی کے وقت خصوصاً پاؤں کی ٹھنڈ میں استعمال کریں۔ عموماً رات کو لیٹنے کے بعد پاؤں ٹھنڈے ہونے شروع ہو جاتے ہیں نیند اڑ جاتی ہے۔ لیکن لیکیسز میں دائمی ٹھنڈ نہیں۔

سورائینم کا مریض بدبودار مریض ہوتا ہے۔ سانس میں بھی بو' فضلہ میں سخت بو' سخت سردی محسوس کرنے والا' جلدی امرض حد سے زیادہ بڑھی ہوئی حالت کو ظاہر کرتے ہیں۔ مچھلی کی طرح جسم پر چانے نکل آتے ہیں۔ یہ سورائینم کی بھی اور آرسنک کی بھی علامت ہے۔

آرسنک میں مچھلی کی طرح کے چانوں کا ذکر ہے۔ اس میں اونچی طاقت میں استعمال کرائیں۔ جلد کی خشکی اور سکڑنا اس کی علامت ہے۔ آرسنک کے علاوہ سورائینم بھی اس کی علامت ہے۔ لیکن آرسنک کے اخراجات میں بدبو ہے۔ سانس میں ضروری نہیں۔ لیکن سورائینم کے سانس میں بھی سخت بدبو ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہاں میں نے ایسے مریض ٹھیک کئے ہیں کہ مریض کے کمرے میں جائیں تو بدبو سے بھرا ہوا ہوتا ہے ایسے مریض کو پہلے سورائینم ۱۰۰۰ پھر آرسنک ۱۰۰۰ ادل بدل کر دی۔ یہ بیماری لمبا گہرا علاج چاہتی ہے۔ کم از کم دو سال تک صبر سے لمبا علاج کریں۔

آرنیکا میں نیند میں پیشاب اور اجابت ہو جانا۔ یہ جو حالت ہے یہ بخاروں کے آگے بڑھنے کے بعد ہوتی ہے پیشاب گہرے رنگ کا ہوتا ہے۔ اجابت میں ہلکا سیاہی رنگ کا خون ہوتا ہے۔

کالی کھانسی کالی کھانسی کی آرنیکا ضروری دوا ہے۔ اگر نہ دیں تو کالی کھانسی کے مریض اندھے بھی ہو جاتے ہیں۔ اندرونی دباؤ سے اس کی وہی کیفیت ہو جاتی ہے جیسے کسی مریض کو مارنے کے بعد کیفیت ہوتی ہے۔ یہ کالی کھانسی کے اثرات کو دور کرتی ہے۔ فی ذاتہٖ کالی کھانسی کو ٹھیک نہیں کر سکتی۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس کا کوئی علاج میرے علم میں نہیں۔ لیکن علاج نہ کروانے والوں کی نسبت کروانے والوں کی حالت اچھی رہی۔ کوئی بد اثر نہیں ہوا۔

ڈروسیرا Drosera 30 کالی کھانسی میں ایک دفعہ رات کو روزانہ دینے سے نقصان نہیں ہوتا اونچی طاقت نقصان دہ ہوتی ہے۔ آرام آنے سے آہستہ آہستہ کم کر دیں۔

اس کا مزاج چڑچڑا' غمگیں بھی خوف زدہ بھی ہے۔ لیکن صرف بیماری میں ویسے نہیں۔ آرنیکا بیماری کے وقت مزاج بناتی ہے۔ نئی جگہ جانے کی خواہش ہوتی ہے۔ یعنی بیماری میں یہ خیال آتا ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جاؤں گا تو فائدہ ہو گا۔ اگر واقعتہً دوسری جگہ جانے سے فائدہ نہ ہو تو یہ آرسنک ہے۔

آرنیکا کا فالو اپ رسٹاکس ہے۔ کلکیریا کارب Cal Carb آخری مقام ہے۔ یہ بھی بعض وقت اکیلی کافی نہیں ہوتی۔ یہ لائیکوپوڈیم کا مطالبہ کرتی ہے۔ پھر سلفر کا اور آخر میں کلکیریا کارب۔ یہ ایک سرکل ہے ایک چکر یا بعض دفعہ دو چکروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

اپنڈکس اپنڈکس میں آرنیکا چوٹی کی دوا ہے۔ اپنڈکس میں
آرنیکا ۲۰۰
برائیونیا ۲۰۰
آئرس ٹینکس Iris Tenex ۲۰۰ ملا کر دیں۔ اس سے لمبے عرصے تک آپریشن کی ضرورت نہیں پڑتی۔

حضرت صاحب کو اپنڈکس کا حملہ

حضرت صاحب نے فرمایا مجھے اپنڈے سائٹس کا پہلا اٹیک ۱۹۶۲ء میں لاہور میں ہوا۔ میں نے یہ دوا کھائی ٹھیک ہو گیا۔ اس کے بعد ایک دو دفعہ اٹیک ہوا۔ ۱۹۷۲ء میں کار میں کراچی جا رہا تھا رات کو صادق آباد میں اٹیک ہوا۔ میں خود ہی کار چلا رہا تھا۔ میں نے یہ دوا کھائی۔ صبح پھر خود ہی ڈرائیو کر کے کراچی گیا۔ بخار بھی ساتھ تھا۔ بی بی اور بچے ساتھ تھے کوئی دوسرا ڈرائیور میسر نہیں تھا۔ ان کو میں نے نہیں بتایا۔ لیکن کراچی جا کر طبیعت زیادہ خراب ہوئی فوراً ہسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹر نے فوری اپریشن کیا۔ ڈاکٹر یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اپنڈکس پھٹا ہوا تھا اور پیپ بہہ بہہ کر جمی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر نے کہا کہ ہمارے تجربے کے مطابق ایسے مریض کو چند گھنٹے انفیکشن ہو کر مر جانا چاہئے۔ وہ یہ جان کر حیران رہ گئے کہ میں نے اسی کیفیت میں چار سو میل خود گاڑی چلائی۔ یہ اس دوا کا کمال تھا کہ اس نے صورت حال کو سنبھالے رکھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہومیو پیتھی کوئی کھیل تماشا نہیں۔ یہ گہرا اثر کرنے والی دوائیں ہیں۔ اس کیس میں کم از کم دوا نے ریلیف دے دیا

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

جو شخص ۲۰۔ سال تک اپنے ملک سے باہر رہا ہو اسے اپنے ملک کے حالات و واقعات سے تو آگہی ہو سکتی ہے۔ لیکن بہت سی اہم شخصیات سے وہ ناواقف ہو تا ہے۔

حضرت حافظ صاحب سے میری پہلی ملاقات ۱۹۵۰ء میں ہوئی۔ آپ جودھامل بلڈنگ میں قیام پذیر تھے۔ جس کے سامنے ہی ایک چھوٹی سی ہوٹل نما دکان تھی۔ میں جب بھی ربوہ سے لاہور جاتا تھا بعض دوستوں کے ساتھ خاص طور پر محترم مبشر احمد صاحب راجیکی کے ساتھ وہاں ایک آدھ نشست ہوتی تھی۔

ایک روز کسی دوست نے حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا نام لیا اور کہا یہ پاس والی عمارت میں اوپر کی منزل میں قیام پذیر ہیں چلئے ان سے ملیں۔ اگرچہ میں حضرت حافظ صاحب سے نہ کبھی پہلے ملا تھا اور نہ مجھے اس نام سے بہت زیادہ شناسائی تھی۔ لیکن بہرحال ہم دونوں دوست جودھامل بلڈنگ میں گئے اور کچھ دیر حضرت حافظ صاحب کے پاس بیٹھنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے مختلف امور کے متعلق باتیں کیں جن میں شاعری بھی ایک موضوع تھا۔ اور یہ بات بھی کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور نسیم سیفی صاحب کا پہلا مجموعہ کلام اشارے ایک نوٹ کے ساتھ مجھے دے کر چلا گیا۔ جب میں نے وہ نوٹ پڑھا تو محسوس کیا کہ اس شخص کی عبارت تو بالکل میری عبارت جیسی ہے۔ چنانچہ میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ جاؤ اس شخص کو بلا کر لاؤ۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ وہ شخص گیا۔ ادھر ادھر دیکھ کر واپس آگیا۔ اور وہ شخص نہ ملا۔ حضرت حافظ صاحب فرمانے لگے کہ میں نے بعد میں بھی اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس شخص سے میری ملاقات ہو میں ان کے مضامین اردو ریویو آف ریلیجنز میں پڑھ چکا تھا لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔ یہ صاحب میرے والد صاحب ماسٹر عطاء محمد صاحب تھے۔

حضرت حافظ صاحب سے ہم دونوں دوستوں کی یہ ملاقات نہایت مختصر تھی اور اس کے بعد نائیجیریا سے واپسی تک میری ان سے کوئی ملاقات نہ ہوئی۔ نائیجیریا سے ۱۹۶۴ء میں واپس آیا تو بیت مبارک میں جمعہ کے بعد محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی فرمانے لگے کہ حافظ صاحب کو آپ سے ملاقات کی خواہش ہے۔ چلئے میں آپ کو وہاں لے چلوں۔ چنانچہ ہم دونوں آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ جس چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے اور بعد میں گاؤ تکیہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ وہ کتابوں سے اور رسالوں سے اٹی پڑی تھی حافظ صاحب فرمانے لگے کہ جس طرح مچھلی سے پانی گندہ نہیں ہوتا اسی طرح میرے یہاں لیٹنے سے ان کتابوں پر بھی کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔

پھر کھڑکی میں سے باہر دیکھ کر دور ایک پہاڑی کی چوٹی پر بیٹھے کوے کے متعلق کہنے لگے کہ میری نظر اتنی تیز ہے کہ میں نے اتنی دور سے اس پرندے کو پہچان لیا ہے کہ یہ کوا ہے۔ چنانچہ جب وہ کوا وہاں سے اٹھ کر کسی اور جگہ جا بیٹھا اور وہ جگہ قریب تر تھی تو حافظ صاحب موصوف نے اپنی بات کی توثیق چاہی کہ وہ واقعی کوا ہے۔

مجھ سے فرمانے لگے میں نے آپ کے والد صاحب سے ملنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے۔ ان کی تحریر عین میری تحریر کی مطابق ہے۔ میرے محاورے استعمال کرتے ہیں۔ میری زبان کا شستہ پن اور شگفتگی ان کی تحریر میں موجود ہے اور یہی بات مجھے ان سے ملنے پر مائل کرتی تھی۔ لیکن وہ بہرحال نہ مل سکے۔ اب میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ آپ کی کتاب اشارے مجھے ملی تھی۔ اور میں نے یہ سوچ کر کہ ایک احمدی کی شاعری پر ایک احمدی تبصرہ کرے گا تو شائد اسے زیادہ معتبر نہ سمجھا جائے اس لئے میں نے ہندوستان کے بڑے بڑے شاعروں کو آپ کی ایک 'ایک' دو' دو نظمیں بھیج دی تھیں کہ ان پر تبصرہ کریں۔ وہ سب تبصرے آئے پڑے ہیں۔ لاہور میں میری کتابوں میں ہیں۔ کبھی کتابیں یہاں آئیں تو آپ کو دکھاؤں گا۔

یہ ملاقات نہایت دلچسپ رہی آپ نے بعض دیگر دوستوں کے ساتھ کئی موضوعات پر گفتگو کی۔ یہ بھی فرمایا کہ حوالے مجھے اس طرح یاد ہیں کہ میں نے جب کوئی حوالہ دینا ہو تو کہہ دیتا ہوں کہ فلاں الماری میں سے ساتویں کتاب نکال کر لائیں اور اس کا صفحہ ستاون دیکھیں اور حوالہ وہیں ملتا ہے یہ واقعی بڑی عجیب بات ہے۔ انسان یہ تو یاد رکھ سکتا ہے کہ اس کی کونسی کتاب کونسی الماری میں پڑی ہے یا کسی کتاب میں کیا موضوع درج ہیں لیکن یہ کہنا کہ ساتویں کتاب کا صفحہ ستاون۔ یہ حیران کن بات ہے۔ لیکن ایسی ہی انہوں نے کئی حیران کن باتیں بتائیں۔

گذشتہ دنوں الفضل نے حضرت حافظ صاحب کی ایک نظم شائع کی تو حضرت امام جماعت الرابع نے اس نظم کے شائع کئے جانے کو نہ صرف پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ بلکہ فرمایا کہ اچھا ہوا کہ پوری نظم دو قسطوں میں شائع کر دی گئی ہے۔ مجھے یہ نظم بہت اچھی لگتی ہے لیکن میں بھول گیا تھا۔

حضرت حافظ صاحب ہماری جماعت کے ان شعراء کے زمرے میں شامل ہیں جنہیں دنیا کے کسی بھی شاعر کے مقابلے میں کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ آپ کی نظمیں اب کلاسیکی ہونے کا درجہ رکھتی ہیں اور ہر احمدی شاعر کے لئے مشعل راہ کا کام دیتی ہیں۔

جہاں تک آپ کی نثر نگاری کا تعلق ہے یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے خود اپنے قلم سے کوئی نثر لکھی ہے یا نہیں لیکن یہ بات میں جانتا ہوں کہ سلسلہ میں شائع ہونے والی بہت سی اہم کتابوں کو اشاعت سے پہلے حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں پیش کیا جاتا تھا۔ کہ وہ ان کی نوک پلک سنواریں۔ یہ بہت بڑی بات ہے اور حضرت حافظ صاحب کو یہ سعادت حاصل تھی۔

حضرت حافظ صاحب کے متعلق غالباً سب سے زیادہ معلومات محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے پاس ہیں اور اس مختصر سے نوٹ کے تحریر کرنے کے بعد میری خواہش ہے کہ محترم سلیم صاحب حضرت حافظ صاحب کے متعلق ایک بھرپور مضمون لکھیں اور آپ کے متعلق ہر وہ بات جو انہیں معلوم ہے صفحہ قرطاس پر لے آئیں۔ مرور زمانہ ایسی چیزوں کو محو کر دیتا ہے۔ لیکن اگر انہیں صفحہ قرطاس پر لے آیا جائے تو زمانے کی خورد برد سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔

حضرت حافظ صاحب کے متعلق ہمیں بہت کچھ جاننے کی آرزو ہے اور یہ بہت کچھ محترم سلیم صاحب کی یادوں کی جھولی میں محفوظ ہے۔ خدا کرے وہ اس طرف توجہ دیں اور چند روز ہی میں اس سلسلے میں آپ کا ایک بھرپور مضمون الفضل کو مل جائے۔ ہم اسے اپنی سعادت سمجھیں گے۔

بقیہ صفحہ ۳

اور وقت دے دیا۔

جلدی امراض جلدی بیماریوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا چینی جلدی امراض کے ماہر کا نسخہ بہت کار آمد ثابت ہوتا ہے۔ مکرم عثمان چینی صاحب نے علاج کیا۔ انہوں نے بتایا کہ چین میں یہ علاج بہت سستا ہے۔ یہاں برطانیہ میں تو اس علاج کا مقصد لوٹ مار ہے۔ ۱۰۰۔ ۱۰۰ پاؤنڈ کا ایک نسخہ دیتے ہیں چند دن بعد پھر ۱۰۰ پونڈ کا نسخہ۔ اس کے لئے یہ دوا استعمال کریں۔

نیٹرم سلف ۶ X

ریڈیو برومیم 30 Rodium Bromium

یہ خلیوں کے اندر گہرائی تک اتر جانے والی دوا ہے۔ جلدی امراض میں ریڈیم کا تجربہ بہت کم ہے۔ بچوں کی ضدی بیماریوں میں سلفر اور رسٹاکس کو استعمال کر کے دیکھا ہے اونچی طاقت میں بھی دی ہے لیکن

نیٹرم سلف ۶ X

ریڈیو برومیم 30

سے بہت فائدہ ہوا۔ ابھی اور کیسز بھی زیر علاج ہیں۔ اس میں تجربے کرنے چاہئیں۔ جلدی نہ کریں۔ مریض کے مزاج کو دیکھیں۔ فرق دیکھیں۔ کہ کس مزاج کے مریض کو فائدہ ہوا ہے۔ یہ سب باتیں ضبط تحریر میں لائیں پھر مجھے لکھیں۔ اپنڈکس کے درد کے بارے میں فرمایا یہ دائیں طرف کولہے کے جوڑ سے ناف کے درمیان ہوتا ہے۔ مریض کو سیدھا لٹا دیں۔ ٹانگ لٹا دیں پھر دبائیں تو درد محسوس ہو گا۔ بعض اوقات اس میں سارے پیٹ میں درد گھومتی ہے سخت الٹیاں آتی ہیں۔ پہلا دورہ گزر جانے کے بعد درد ٹھہر جاتی ہے۔ دورہ ختم ہو جائے تو تشخیص آسان ہو جاتی ہے معدے کے درد اور دل کے درد کا مرکز بائیں طرف ہوتا ہے۔ بعض اوقات دل کا درد معدے میں اور معدے کا درد دل میں محسوس ہوتا ہے۔

پتے کے درد کی بھی یہی علامات ہیں۔ بعض اوقات سارے جسم میں درد ہوتا ہے۔ الٹیاں آتی ہیں۔ اس کی امتیازی علامت یہ ہے کہ سامنے سے درد پیچھے کی طرف جاتی ہے۔ ایسے مریض کو فوراً چیک کرانا چاہئے۔ اس کو تیز چلائیں سانس چڑھے گا لیکن درد نہ بڑھے گی۔ اگر دل کی تکلیف ہو تو فوراً درد میں اضافہ ہو گا۔

معدے کے درد کا مریض دوڑے یا کھیلے اسے تکلیف نہ بڑھے گی۔

گردے کی درد گردے کی درد پیچھے کی طرف ہوتی ہے۔ اگر درد کا مرکز اوپر نیچے پھیلے تو پتھری کی علامت ہے۔ اس کے لئے بربرس بطور علاج ہے۔ گردے کی درد اگر آگے کی طرف جائے تو مطلب یہ ہے کہ پتھری گردے سے نکل گئی ہے۔ اس صورت میں

پریرا Parira

مفید ہوتی ہے۔ اگر کیلکولائی بھی ہوں تو لائیکوپوڈیم کا تقاضا کرتی ہے۔ اگر بڑی پتھری ہو تو بربرس مستقل لمبا عرصہ مدر ٹنکچر میں دیں۔ گردے کے درد کا فوری علاج

ایکونائیٹ ۱۰۰۰

بیلاڈونا ۱۰۰۰

۱۰۔ ۱۵ منٹ کے وقفے سے دو دفعہ دیں تو اکثر مریضوں کی درد دیکھتے ہی دیکھتے قابو میں آجاتی ہے۔ اگر درد قابو میں نہ آئے تو گرمی کی بجائے سردی سے آرام آئے گا۔ اس صورت میں میگ فاس گرم پانی میں دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر حبیب اللہ خان

مریخ کا مطالعہ

آجکل مریخ خلائی سائنسدانوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے اور وہ اس امر کی کوشش میں ہیں کہ اس کے متعلق جلد از جلد تفصیلی معلومات حاصل کر لی جائیں کیونکہ بیسویں صدی کا آخری دہا کا ایسا وقت ہے جبکہ اس کا فاصلہ زمین سے قریب ترین ہے۔ جوں جوں وقت گزرے گا وہ دور ہوتا جائے گا اور بعد ازاں اس کا مشاہدہ اور مطالعہ بہت مشکل ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں فاصلہ کی دوری کے باعث جس قدر تفصیل اور گہرائی سے اس کا مطالعہ مطلوب ہے اس کے لئے طویل مدت' بے حساب فنڈز اور تکنیکی مہارت درکار ہے۔ کوئی ملک بھی تنہا اپنے وسائل سے اس مہم کو سر نہیں کر سکتا۔ سائنسدانوں کے باہمی مشورہ سے یہ طے پا گیا ہے کہ کامیابی کے لئے بین الاقوامی تعاون اب ناگزیر ہے۔ یہ بھی اچھی طرح سمجھ لیا گیا ہے کہ یہ مہم ایک دو سال میں سر نہیں ہو گی اس کے لئے لمبی مدت تک مرحلہ وار کوشش جاری رکھنی ضروری ہو گی۔ اس فیصلہ کے مطابق امریکہ نے ۲۵ ستمبر ۱۹۹۲ء کو پہلا خلائی جہاز چھوڑ کر اس مہم کا آغاز کر دیا۔ اس جہاز کے سپرد یہ کام تھا کہ وہ مریخ کی سطح کا ایک مکمل نقشہ تیار کرے' وہاں کے سارے سال کے چاروں موسموں کا مطالعہ کرے اور وہاں کی آب و ہوا کا پتہ لگائے۔ واضح رہے کہ مریخ کا سال ۶۸۷ دن کا ہوتا ہے۔ سطحی نقشہ تیار کرنے کے علاوہ اس سیارہ کا یہ کام بھی معین ہوا کہ وہ اشیاء کی مختلف جہات سے رنگین تصاویر لے تاکہ ان کے حجم کے بارے میں معلومات حاصل ہوں۔

اس کے بعد ۱۹۹۴ء اور ۱۹۹۶ء میں دو اور مہمیں روانہ کی جائیں گی جن میں روسی اور یورپین اقوام کے سائنسدان شریک ہوں گے۔ تجویز یہ ہے کہ ابتدائی معلومات کی روشنی میں اس امر کی ضرورت ہو گی کہ آلات بردار سامان مریخ کی سطح پر اتارا جائے اور روبوٹ (Robot) یعنی مشینی انسان کو وہاں بھیجا جائے جو وہاں کے نمونے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ یہ بھی سب پر واضح ہو گیا ہے کہ صحیح مطالعہ کے لئے مریخ کی سطح پر مستقل خلائی' سٹیشنوں کا ایک جال بچھانا ہو گا تاکہ ایک محدود مدت کی بجائے مسلسل معلومات حاصل ہوتی رہیں۔ وہاں کے زلازل اور آتش فشانی کیفیات کا بھی علم ہو سکے۔ ان سب امور کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ اب خلائی تحقیق کا ایک نیا دور شروع ہو چکا ہے۔ اگر سائنسدان مریخ سے نمونے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو یہ بات کولمبس کی نئی دنیا کی دریافت سے کہیں زیادہ اہم ہو گی۔ مالی اور تکنیکی وسائل کی قلت کے پیش نظر یہ بھی طے پا گیا ہے کہ اس مہم میں حصہ لینے والے خلائی جہاز زیادہ ہلکے پھلکے' زیادہ تیز رفتار اور کارکردگی کے لحاظ سے زیادہ عمدہ پائیدار اور قابل اعتماد بنائے جائیں۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ مریخ کے اس تفصیلی مطالعہ سے خود زمین کی گزشتہ تاریخ اور ارتقائی ادوار پر بھی روشنی پڑے گی اور یہ مطالعہ بحیثیت مجموعی دوسرے کروں کے مطالعہ میں بھی مفید ہو گا۔ اگرچہ مریخ کی کئی خصوصیات زمین کی سی ہیں لیکن وہ ہمارے کرے کی نسبت سورج سے زیادہ دور ہے اور ہماری زمین سے نسبتاً چھوٹا ہے۔ اس کا استوائی قطر ۶۷۹۴ کلومیٹر (۴۲ M میل) ہے جو زمین کے قطر کا ۵۳ فیصد ہے۔ اس وجہ سے اس کی کشش ثقل زمین سے کم ہے اور اس کی ابتدائی فضا اور پانی کا بیشتر حصہ خلا میں جا چکا ہے لیکن خیال ہے کہ پورا پانی نہیں گیا۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اگر یہ صحیح ہے تو ان بنیادی امور نے مریخ کی ارتقائی منازل پر کیا اثر کیا ہے۔ اگر مریخ بھی زمین کی طرح اپنے ابتدائی دور میں زیادہ گرم اور زیادہ نمدار کرہ تھا اور اس کی فضا زیادہ کثیف تھی تو اب وہ پانی کہاں گیا NASA کے ایک مبصر کا خیال ہے کہ اگر مریخ اس قدر لطیف ہو کہ وہاں زمین کے مقابلہ میں ہوائی دباؤ صرف ایک فیصد ہو تب بھی بعض حیاتیاتی صورتیں ایسی ہو سکتیں ہیں جو ۱۴۰C- (منفی ایک سو چالیس سنٹی گریڈ) اور ۱۷C کے درمیانی درجہ حرارت سے مطابقت پیدا کر کے قائم رہیں لیکن حیاتیاتی زندگی کا جو تصور ہمارے ذہنوں میں ہے وہ پانی کے بغیر بالکل ممکن نہیں اور پانی کی موجودگی چند سال نہیں بلکہ ملینوں بلینوں سال ضروری ہے اگرچہ سابقہ روسی مملکت کے ٹکڑے ہو جانے کی وجہ سے ۱۹۹۴ اور ۱۹۹۶ء کی مہموں میں ان کی شراکت مشکوک ہو گئی ہے تاہم اجتماعی کوششیں جاری ہیں۔ فرانس اور جرمنی نے ۱۹۹۴ء کی مہم کے جملہ اخراجات کا دس فیصد ادا کرنے کی پیشکش کی ہے۔ اس مشن کے دوران مریخ کی سطح کا ریڈار کے ذریعہ بھی مطالعہ کیا جائے گا جس سے کئی سو میٹر گہری چٹانوں اور برف کا پتہ لگانا ممکن ہو گا۔

سائنسدان جو اس وقت ایسے غیر یقینی امکانات کے باوجود پوری توجہ اور انہماک سے مریخ کی سطح پر زندگی کا کھوج لگانے میں مصروف ہیں یہ محض بے مصرف تلاش نہیں۔ یہ ایک حیاتیاتی جذبہ ہے۔ انسان پیہم کوشش اور علمی ترقی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ بہت سی باتیں جو پہلے ناممکن نظر آتی تھیں تحقیق و تفتیش کے ذریعہ ہی معلوم ہوئیں۔ خدائے تعالیٰ نے اشیاء میں بے حساب امور پوشیدہ رکھے ہیں جن کا مسلسل جدوجہد سے ہی پتہ لگتا ہے۔ کوئی وقت بھی انسان پر ایسا نہیں آ سکتا جب وہ یہ کہہ سکے کہ میں نے حقائق الاشیاء کا پوری طرح احاطہ کر لیا ہے۔ یہ دروازہ ابتدائے آفرینش سے کھلا رہا ہے اور آئندہ بھی کھلا رہے گا اور انسان کے علم و ادراک میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ جوں جوں وقت گزر رہا ہے ہم اپنے ماحول اور گردوپیش کو بہتر رنگ میں سمجھنے کے قابل ہو رہے ہیں اور ہمیں معلوم ہو رہا ہے کہ خدائے حکیم و قدیر نے کس طرح نوع انسان کے لئے بطریق احسن اور بڑی فراوانی سے سامان کئے ہیں۔ ان کے مطالعہ' مشاہدہ اور تجزیہ کے بعد بھی ہمیں اس خالق حقیقی کی جلوہ فروزیوں کا یقین نہ آئے اور ہمارا سر اس کے حضور عاجزی سے نہ جھکے تو کس قدر باعث افسوس ہے۔

بعض اہم روسی اور امریکی تحقیقاتی مشنوں کا ایک منتخبہ نقشہ

(۱) اکتوبر ۱۹۵۷ء۔ روس نے اپنا پہلا سپٹنک (SPUTNIK) خلا میں پہنچایا

(۲) جنوری ۱۹۵۸ء۔ امریکہ نے اپنا پہلا سیارہ ایکسپلورر نمبر ۱ (EXPLORER 1) چھوڑا۔

(۳) ستمبر ۱۹۵۹ء۔ روس کا پہلا سیارہ چاند پر پہنچا۔

(۴) اپریل' مئی' اگست ۱۹۶۰ء۔ میں امریکہ نے خفیہ معلومات حاصل کرنے اور ان کی ترسیل کے لئے سیارے چھوڑے۔

(۵) اپریل ۱۹۶۱ء۔ روس کے خلا باز یوری گیگرن نے سب سے پہلے زمین کے گرد چکر لگایا۔

(۶) فروری ۱۹۶۲ء۔ امریکی خلا باز جان گلین نے زمین کے گرد گردش کی۔

(۷) دسمبر ۱۹۶۲ء۔ امریکہ کے میرینر ٹو (MARINER 2) نے زہرہ کے پاس سے گزر کر اس کا مطالعہ کیا۔

(۸) اپریل ۱۹۶۵ء۔ روسی خلا باز الیگزی لی اونو نے سب سے پہلے خلا میں چہل قدمی کی۔

(۹) جولائی ۱۹۶۵ء۔ امریکہ کے میرینر (MARINER 4) نے مریخ کے پاس گزر کر اس کا مطالعہ کیا۔

(۱۰) اپریل ۱۹۶۶ء۔ روس کا لیونا ۱۰ چاند کا پہلا مصنوعی سیارہ بنا

(۱۱) جولائی ۱۹۶۹ء۔ امریکی خلا باز نیل آرمسٹرانگ نے چاند پر قدم رکھا۔

(۱۲) مارچ ۱۹۷۲ء۔ اپریل ۱۹۷۳ء اور مارچ ۱۹۷۴ء۔ امریکہ کے پائنیر (PIONEER 10) نے مشتری' زحل اور عطارد کے قریب سے گزر کر ان کا مطالعہ کیا۔

(۱۳) دسمبر ۱۹۷۴ء۔ امریکی جہاز مریخ تک پہنچ گیا۔

(۱۴) جون ۱۹۷۵ء۔ روسی جہاز وینیرا ۹ (VANIRA) زہرہ کی سطح پر اترا اور اس کی پہلی تصاویر TV پر پیش کیں۔

(۱۵) ستمبر ۱۹۷۶ء۔ امریکہ کا وائکنگ (Viking) جہاز مریخ کی سطح پر پہنچا۔

(۱۶) جولائی ۱۹۷۹ء۔ امریکہ کا وائجر ٹو (VOYAGER 2) مشتری پر پہنچ جاتا ہے۔

(۱۷) اگست ۱۹۸۱ء۔ امریکی جہاز زحل تک جا پہنچتا ہے۔

(۱۸) ستمبر ۱۹۸۵ء۔ امریکہ کا ایک سیارہ ایک دمدار ستارے کے پاس سے گزر کر اس کا مطالعہ کرتا ہے۔

(۱۹) جنوری ۱۹۸۶ء۔ امریکی جہاز وائجر ٹو (Voyager 2) یورے نس تک پہنچتا ہے۔

(۲۰) فروری ۱۹۸۶ء۔ روس اپنا پہلا خلائی سٹیشن قائم کرتا ہے۔

(اس کے بعد تو اب تک بہت ترقی ہو چکی ہے لیکن میں اس کا ریکارڈ نہ رکھ سکا)۔

آپ کا خط ملا

مکرمی و محترمی نسیم سیفی صاحب

امید ہے کہ آنمکرم صحت و عافیت سے مصروف ہونگے۔ ہفتہ عشرہ بعد جب الفضل آتے ہیں تو آپ کی یاد تازہ کر دیتے ہیں۔ خاکسار اپریل ۹۴ء کو جب ربوہ حاضر ہوا تو صحت ٹھیک نہیں تھی اس لئے کہیں دور جانا مشکل تھا۔ بہت خواہش کے باوجود آپ کے دفتر میں نہ جا سکا۔ خاکسار کی خوش نصیبی تھی کہ اس وقت مجلس شوریٰ ہو رہی تھی کسی کی مدد سے میں شوریٰ تک پہنچ گیا۔ اجلاس کے اختتام پر خاکسار راستہ میں کھڑا ہو گیا۔ خیال تھا کہ آپ ضرور تشریف لائے ہونگے اور یہاں سے گذریں گے چنانچہ خاکسار کا یہ اندازہ صحیح ثابت ہوا اور ایوان محمود کے باہر جانے والے راستہ میں آنمکرم سے ملاقات ہو گئی خاکسار نے اپنا تعارف تو کروایا تھا مگر اس تھوڑے سے وقت میں زیادہ بات نہ ہو سکی صرف معانقہ پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور صحت و تندرستی کے ساتھ تادیر الفضل کی خدمات جلیلہ کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

اس فرصت میں خاکسار کے بیٹے کے ہاں اللہ تعالیٰ نے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے اس کے لئے دعا کی

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

آئندہ صدی کا عالمی مرکزی تنازعہ

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے مشرق وسطیٰ اور امریکہ ؛یورپ میں پائے جانے والے اس تاثر کی تردید کی ہے کہ اسلام اور مغربی تہذیب کے درمیان اختلاف پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں نظام ہائے زندگی کو ایک مشترکہ دشمن ' انتہا پسندی ' کا سامنا ہے۔

اردن کی پارلیمنٹ سے صدر کلنٹن کا یہ خطاب کسی بھی امریکی صدر کا اردنی پارلیمنٹ سے یہ پہلا خطاب تھا۔ انہوں نے کہا کہ دہشت پسند گروپ جو مذہبی لوگوں کا لبادہ اوڑھ لیتے ہیں وہ مذہب اور قوم پرستی کے نام پر ایسی حرکات کرتے ہیں جو خود ان کے مذہب کی تعلیمات کے خلاف ہیں اور اس طرح وہ قوم پرستی کے جذبات کا بھی مذاق اڑاتے ہیں۔ ایسے لوگ یہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ امریکہ اور مشرق وسطیٰ کے درمیان ناقابل عبور رکاوٹیں حائل ہیں اور یہ کہ ان کے عقائد اور ان کا کلچر باہمی تصادم کا سبب ہے۔

صدر کلنٹن نے کہا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ لوگ غلط کہتے ہیں۔ امریکہ اس نظریے کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے کہ ہماری تہذیبیں لازماً ٹکراتی ہیں۔ ہم اسلام کا احترام کرتے ہیں۔

صدر کلنٹن کے ان الفاظ کا پارلیمنٹ میں زوردار تالیوں سے خیر مقدم کیا گیا۔ لیکن ان کے الفاظ جس کشیدگی کے ماحول میں کہے گئے تھے اس کا اظہار یوں ہو رہا تھا کہ اس ہال کی ۳۵ نشستیں خالی تھیں۔ اسلامک ایکشن فرنٹ جو اس علاقے میں امریکی پالیسیوں اور اثر رسوخ کا مخالف ہے انہوں نے صدر کلنٹن کی تقریر کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا تھا۔

ان الفاظ سے صدر نے خود کو ایک شدید علمی بحث میں دھکیل دیا ہے جو مغرب اور اسلامی دنیا دونوں جگہ جاری ہے۔ اس بحث کا بہت گہرا تعلق مستقبل کی پالیسیوں کے تعین سے ہے۔

اسلامی دنیا کے بہت سے علماء اور دیگر دانشور یہ دلیل دیتے ہیں کہ اسلام کے نظریات اور مغربی تہذیب بنیادی طور پر ہی اتنے زیادہ مخالف ہیں کہ اس کا لازمی نتیجہ ایک دوسرے سے ٹکراؤ ہے۔ اس کے متوازی مغربی دنیا کے یورپ و امریکہ میں دانشور اور بین الاقوامی تعلقات کے ماہرین اب اس فیشن ایبل نظریے کے پرچارک ہیں کہ اسلام اور مغربی دنیا کے درمیان لازمی تصادم سے بچا نہیں جا سکتا اور آج کی دنیا میں اس نظریے نے ماضی کے طویل کیمونزم اور سرمایہ دارانہ تصادم کی جگہ لے لی ہے۔ گویا جس طرح ماضی میں دنیا کا سب سے بڑا تنازعہ کیمونزم اور سرمایہ دارانہ نظام میں تصادم تھا اسی طرح آج کی دنیا کا سب سے بڑا تنازعہ اسلام اور مغرب کا تصادم ہے۔ اور آئندہ صدی کا مرکزی عالمی تنازعہ یہی ہو گا۔

اس نظریے کے دونوں اطراف پر بات کرنے والے اس تنازعے کی تاریخ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کے ڈانڈے سینکڑوں سال پہلے صلیبی جنگوں سے جا ملاتے ہیں۔ جب اسلام اور عیسائیت کے درمیان جنگیں ہوئیں۔ ان جنگوں کے اثر کو مغرب کے نو آبادیاتی نظام نے گہرا کر دیا۔

وائٹ ہاؤس کے نیشنل سیکیورٹی ایڈوائزر مسٹر انتھونی لیک نے ماضی کے حوالے سے دیئے جانے والے ان دلائل کو رد کرتے ہوئے یہ دلیل دی کہ امریکہ اپنے باشندوں کی مختلف النوع تہذیبوں کا سنگم ہونے کی وجہ سے مختلف نظاموں کے درمیان ایک پل کا کام دے سکتا ہے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ صدر کلنٹن کی اس تقریر کا مقصد اردن میں اور عرب دنیا میں معتدل مزاج حکومتوں کو سہارا دینا ہے جو اپنے اپنے ممالک میں انتہا پسند مسلمانوں کے گروپوں سے نبرد آزما ہیں۔

امریکی صدر کلنٹن نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ امریکہ ایک پل کا کام دے سکتا ہے۔ یہ کہا کہ ہمارے اپنے ملک میں ہمارے لاکھوں شہری مسلمانوں کی طرف سے بلند کی گئی اذان کا جواب دیتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان مسلمانوں کی اقدار امریکی نظریات سے ہم آہنگ ہیں۔

مختلف نظام ہائے مذاہب و کلچر کے درمیان تضادات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر کلنٹن نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں جو تنازعات ہیں وہ فی الحقیقت اسلام اور مغرب کے نہیں بلکہ ظلم اور آزادی کے درمیان ' دہشت اور تحفظ کے درمیان ' عدم برداشت اور رواداری کے درمیان اور الگ تھلگ رہنے اور سب کے ساتھ مل جل کر رہنے کی اقدار کے درمیان تنازعات ہیں۔

وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نسیم سیفی

ایک نئی بات

ہوا اور فضا میں کوئی سڑکیں تو نہیں بنی ہوئیں لیکن ہوائی جہازوں کے راستے مقرر ہیں۔ اگر خدانخواستہ جہاز اپنے راستے سے بھٹک جائے اور کہیں قریب ہی کوئی دوسرا ہوائی جہاز بھی ہو تو اس بات کا خطرہ ہوتا ہے کہ دونوں ٹکرا جائیں اور تباہ ہو جائیں۔ ایسا کئی دفعہ ہوا بھی ہے۔ کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہوائی جہاز ایک دوسرے کے قریب نہ آئیں لیکن اب نہ صرف یہ کہ انہیں قریب لانے کی کوشش کی جاتی ہے بلکہ تجربات اس بات پر کئے جا رہے ہیں کہ کئی جہازوں کو ایک ساتھ اکٹھا اڑایا جائے۔ پائلٹ صرف اگلے جہاز میں ہو اور باقی جہاز برقی رابطے سے اس جہاز کے ساتھ ملے ہوئے ہوں۔ یہ تجربات مشکلات تو پیدا کر رہے ہیں لیکن اگر یہ کامیاب ہو گئے تو ان سے بہت زیادہ آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ برطانیہ کے انجنیئر یہ تجربات کر رہے ہیں کہ دو جہازوں کو ساتھ ملا کر اس طرح اڑایا جائے کہ پائلٹ صرف ایک جہاز میں ہو اور اس کے پیچھے والا جہاز برقی رو کے نتیجہ میں اس کے ساتھ ساتھ اڑے گویا کہ اس کی پوزیشن ایسی ہو گی جیسی ریلوے کے ڈبوں کی۔ یعنی انجن آگے ہوتا ہے اور ڈبے اس کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اگرچہ ہوتے وہ الگ الگ ہیں لیکن انہیں اس وقت جوڑا ہوا ہوتا ہے تاکہ وہ انجن کے ساتھ ساتھ چلیں۔ بالکل یہی بات ہے جس کا اب ہوائی جہازوں کے لئے تجربہ کیا جا رہا ہے۔ ایسا کیوں کیا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایسا کرنے سے زیادہ سے زیادہ لوگ ہوائی سفر کر سکیں گے۔ یعنی بنیادی طور پر موجودہ وقت کے جہازوں کی تعداد سے زیادہ تعداد اڑائی جا سکے اور اس طرح زیادہ لوگ ہوائی جہاز کا سفر کر سکیں گے۔ اس تجربہ کے سلسلہ میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ اس طرح جہاز اڑانے ہوں تو انہیں قازوں یا کونجوں کی طرح اڑایا جائے جس طرح انگریزی کا حرف وی (V) ہے اس طرح ان جہازوں کو رکھا جائے اور وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلیں۔ اگرچہ پائلٹ ان میں بھی ہوں گے لیکن وہ اپنا کام صرف اس وقت سنبھالیں گے جب کوئی ہنگامی صورت پیدا ہو گی۔ ورنہ ایک ہی پائلٹ جو سب سے اگلے جہاز کا پائلٹ ہو گا وہی ان تمام جہازوں کو چلائے گا۔ اس سلسلے میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایک ہزار نشست والے ہوائی جہاز بنائے جائیں۔ لیکن ماہرین کہتے ہیں کہ اتنے بڑے بڑے طیارے بنانا بھی مشکل ہے اور ان کا اڑانا بھی مشکل ہے۔ چھوٹے چھوٹے طیارے ہوں تو آسانی سے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑا بھی جا سکتا ہے اور زیادہ حفاظت کے ساتھ اڑایا بھی جا سکتا ہے۔

یہ بات قابل بیان ہے کہ ان جہازوں کو بنانے والے گروپ کی سربراہی لائیڈ جنکنس کر رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تجربہ خاصا مشکل ہے لیکن جب اس تجربہ پر قابو پا لیا گیا اور ہم اس میں کامیاب ہو گئے تو بہت سی آسانیاں سامنے آئیں گی۔ ایک بات جس کے ڈر کا اظہار کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ جب یہ جہاز اڑان پر ہوں تو ان میں سے کسی ایک کا باقی جہازوں سے برقی رابطہ ٹوٹ جائے۔ چنانچہ اس گروہ کا جو یہ تجربات کر رہا ہے خیال ہے کہ ایک رابطہ کی بجائے تین طرح کے رابطے رکھنا ضروری ہو گا۔ یعنی لیزر کا رابطہ۔ ریڈیو کا رابطہ اور زمینی تعلق کا رابطہ۔ ایک جریدہ کے ایڈیٹر لیٹر ماؤنٹ نے کہا ہے کہ اگر یہ طیارے برابر برابر اڑیں گے تو ان کے لئے بہت بڑے بڑے رن وے بنانا پڑیں گے۔ اور اگر یہ آگے پیچھے اڑیں گے تو سب سے اگلے ہوائی جہاز اگلے طیارے کے جیٹ سے پچھلے طیارے شدید جھٹکے محسوس کریں گے۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ اس معاملہ پر قدرت پہلے ہی غور کر چکی ہے۔ چنانچہ بہت دور تک لمبی اڑانوں پر جانے والی قازیں وی کی شکل میں اڑتی ہیں اور وہ اوپر اڑتے ہوئے ہوا سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ بہت بڑے بڑے طیارے بنانے میں ایک مشکل یہ ہے کہ اگر کوئی ہنگامی حالت پیدا ہو تو جتنی سرعت کے ساتھ انہیں خالی کروانا چاہئے وہ خالی نہیں کروائے جا سکتے۔ البتہ چھوٹے طیاروں میں یہ دشواری نہیں ہو گی کیونکہ مسافر کم ہوں گے اور ہنگامی صورت میں انہیں اتار لینا آسان ہو گا۔

تحریک جدید ۱۹ سال کے بعد مستقل تحریک کر دی گئی

○ "تحریک جدید اب جس نازک دور سے گذر رہی ہے وہ اس امر کی متقضی ہے کہ ہر احمدی فیصلہ کر لے کہ اس نے بہرحال اس تحریک میں حصہ لینا ہے حتیٰ کہ کوئی جماعت بھی ایسی نہ ہو جس کے سارے کے سارے افراد تحریک میں شامل نہ ہو"۔

(تقریر امام جماعت احمدیہ الثانی ۱۹۵۴ء)

وکیل المال اول تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

○ نور الدین صاحب خوشنویس صاحب ایک عرصہ سے دوران سر اور دیگر عوارض سے علیل ہیں۔ نقاہت بڑھتی جارہی ہے۔

○ مکرم عبد اللطیف صاحب سابق کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ کو ۲۹۔ اکتوبر کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں سر میں شدید چوٹیں آئی ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

○ محترمہ امتہ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب سمن آباد لاہور شدید بیمار ہیں ان کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم منیر احمد سنوری صاحب سیکرٹری مال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے والد مکرم نور احمد سنوری صاحب اتفاق ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔

○ مکرم ملک عبد الوحید صاحب سلیم سمن آباد لاہور کا گذشتہ ماہ جنرل ہسپتال لاہور میں دماغ کا اپریشن ہوا تھا۔ جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوا ہے۔ لیکن اس وقت سے کمزوری زیادہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

نکاح

○ عزیز مکرم عبد الرحمان احسن صاحب حال جرمنی ابن عبد الرشید صاحب درویش (وفات یافتہ) کا نکاح مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے ۱۴۔ اکتوبر ۹۴ء کو ہمراہ عزیزہ رضوانہ ہاشمی صاحبہ بنت مکرم انعام اللہ صاحب ہاشمی بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بے حد بابرکت فرمائے۔

○ مکرم مرزا محمد صدیق صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈسکہ وامیر حلقہ ونائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی بیٹی محترمہ آصفہ منصورہ صاحبہ کا نکاح مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مرزا ندیم احمد صاحب سہیل ابن مکرم مرزا محمد شریف صاحب موسے والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مکرم مشہود احمد صاحب ناصر کھوکھر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ڈسکہ نے مورخہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء احمدیہ بیت الحمد محلہ چوہدریاں ڈسکہ میں پڑھا اور دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات بنائے۔

○ مکرم مرزا جمیل احمد صاحب ابن مکرم مرزا محمد شریف صاحب موسے والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ ساجدہ منیر صاحبہ بنت مکرم عزیز احمد صاحب رورٹن برگ جرمنی مبلغ چار ہزار جرمن مارک حق مہر پر مکرم مشہود احمد صاحب ناصر کھوکھر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے مورخہ ۱۵۔ اکتوبر ۹۴ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب احمدیہ بیت الحمد محلہ چوہدریاں ڈسکہ میں پڑھا اور دعا کرائی۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم چوہدری بدر محمود صاحب گھمن ابن مکرم چوہدری رشید احمد صاحب گھمن موسے والا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ فاخرہ کنول صاحبہ بنت مکرم چوہدری ارشاد اللہ صاحب تارڑ۔ کولو تارڑ تحصیل و ضلع حافظ آباد مبلغ ننانوے ہزار روپے حق مہر پر مکرم مشہود احمد صاحب ناصر کھوکھر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے مورخہ ۶۔ اکتوبر ۹۴ء شالیمار میرج ہال گوجرانوالہ میں پڑھا اور دعا کرائی۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی اور اگلے روز مکرم چوہدری رشید احمد گھمن صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں شمولیت کے لئے ملک حمید اللہ صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ بھی تشریف لائے اور دعا کرائی۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ سیکرٹری اصلاح و ارشاد ڈسکہ کوٹ ۱۴۔ اکتوبر ۹۴ء اسلام آباد میں وفات پاگئیں۔ آپ عرصہ دراز تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ ڈسکہ خدمات بجالاتی رہیں۔ آپ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف صدر جماعت ڈسکہ کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ موصیہ تھیں اسلام آباد سے ان کی میت ڈسکہ اور پھر وہاں سے ۱۵۔ اکتوبر کو ربوہ لائی گئی۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بیت المبارک میں بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھایا بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم عبد الکریم صاحب بابت ترکہ مکرم غلام رسول صاحب)

مکرم عبد الکریم صاحب حال مقیم لندن نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم غلام رسول صاحب آف چک نمبر ۲۰۹ گ ب لودھی ننگل تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ربوہ میں ان کے دو پلاٹ قطعہ نمبر ۴ دار الرحمت فیکٹری ایریا برقبہ دو کنال و قطعہ نمبر ۸ دار الیمن غربی ربوہ برقبہ ایک کنال، ایک مرلہ ۷۷ فٹ موجود ہیں۔ یہ دونوں پلاٹ موصوف کے ورثاء میں بحصہ شرعی تقسیم کر دیئے جائیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ ریشم بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ (بیٹی)
۳۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۴۔ مکرم عبد الکریم صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء)

ادویاتِ حیوانات
ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز فری سیمپلز براہ راست ہمیں خط لکھ کر منگوائیں۔
منہ کھر، گل گھوٹو، تھنوں کی خرابی دسوزش ناڑ، گلٹی)، اخراج رحم (اوانس نکالنا، زہر باؤ دودھ کی کمی، ٹک، بندش، سرکن، اپھارہ، بانجھ پن اور واہ وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مؤثر ادویات اور لٹریچر مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے حاصل کریں۔
● اٹک: شفیق ویٹرنری کلینک نزد ملٹری ڈیری فارم چھوٹی روڈ
● چکوال: نیو پنجاب ویٹرنری میڈیسن سٹور القادر مارکیٹ
● راولپنڈی: عظیمیہ دواخانہ جامع مسجد روڈ / ہسپتال روڈ
● رحیم یار خان: رحمٰن ہومیو سٹور بانو بازار
● سرائے عالمگیر: ڈاکٹر سید طفیل حسین شفاخانہ حیوانات
● فیصل آباد: شادی میڈیکوز گول چینیوٹ بازار
● کنری: راسعہ میڈیکل سٹور
● قائد آباد: مبارک دواخانہ مین بازار
● لاہور: پاکستان میڈیکوز نوشہرہ مال
● لیاقت پور: رحمٰن میڈیکل سٹور غلہ منڈی
● ملتان: شبیر میڈیکل ہال حسین آگاہی روڈ
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 04524-211283 فیکس: 04524-212299

بقیہ صفحہ ۱

اعمال صالحہ ان کو سیراب نہ کریں اور تقویٰ کی جڑ سے نکل کے آسمانوں تک نہ پہنچیں۔ اسی صورت میں اللہ تعالیٰ انہیں قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے کسی فعل کو قبول کر لینا ہی اس کا پھل ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

(از خطبہ یکم مارچ ۱۹۶۸ء)

بقیہ صفحہ ۵

غرض سے ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ عزیزم شعیب اکمل کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا بچہ بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اس کی اہلیہ عزیزہ عطیہ آنسہ جاوید مکرم محمد اسلم جاوید صاحب آف لندن کی بیٹی ہیں۔ اور استاذی المکرم حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کی نواسی ہیں۔ خاکسار کو خوشی ہے کہ اس طرح حضرت مولانا صاحب سے تعلق قائم ہو گیا ہے۔ یہ ان کا پڑنواسہ ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ازراہ شفقت بچے کا نام کاشف احمد اکمل عطا فرمایا ہے۔

آنمکرم اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں بچے کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ امید ہے کہ آنمکرم خاکسار کو اور اہلیہ کو بھی دعاؤں میں یاد فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

عبد الحکیم اکمل۔
انچارج احمدیہ مشن ہالینڈ

اگر یہ مفید اور مؤثر دوائیں استعمال میں رہیں
زدجام عشق خاص۔ حب المسک عنبری۔ حب مقوی اکسیر الرجال۔ حب امساکین۔ حب ذکاوت روح شباب۔ حب مولد۔ سفوف بنولہ سفوف مقوی۔ سفوف مغلظ۔ طلاء شباب طلاء مقوی۔ طلاء ملذذ۔ لبوب کبیر۔ سفوف تالمکھانہ وغیرہ۔
تو بے اولاد اور کمزور مردوں کے لئے یہ دوائیں رحمت خداوندی ہیں۔ تندرست اشخاص بھی انکے استعمال سے کمزوری سے محفوظ رہتے ہیں۔
مزید تفصیلات کیلئے کتابچہ طلب کریں دوا بذریعہ ڈاک منگوائیں یا مطب میں تشریف لائیں۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ فون: 211538

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : یکم نومبر-1994ء
موسم معتدل ہے۔ ہلکی سی سردی ہے
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن سپیکر کی کرسی کے سامنے احتجاجی طور پر دھرنا دے کر بیٹھ گئی۔ اپوزیشن گرفتار ارکان اسمبلی کو تین روز گزرنے پر بھی ایوان میں نہ لانے پر احتجاج کر رہی تھی۔ سپیکر نے دھرنا کے ایک منٹ بعد اجلاس ملتوی کر دیا لیکن مزید پانچ منٹ تک اپوزیشن ارکان وہیں بیٹھے رہے اور نعرہ بازی جاری رکھی۔ ایوان میں اس سے قبل زبردست ہنگامہ ہوتا رہا۔ وزیر اعلیٰ منظور وٹو اور حکومت کے خلاف نعرے لگائے جاتے رہے جو سپیکر منظور موہل کارروائی سے حذف کرواتے رہے۔ قائم مقام قائد حزب اختلاف مسٹر پرویز الٰہی نے کہا کہ لگتا ہے کہ معاملہ وزیر اعلیٰ سے بالا اتھارٹی کے پاس ہے۔ حکومت بے بس نظر آرہی ہے۔ پنجاب اسمبلی کے سپیکر نے کہا تھا کہ اپوزیشن کے گرفتار ارکان کو ایوان میں لایا جائے، ہوم سیکرٹری سے بھی بات کی گئی مگر کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے عدالت سے رابطہ کیا تھا انہوں نے کہا کہ معاملہ ہمارے پاس نہیں ہے۔

○ قومی اسمبلی میں اسیر ارکان قومی اسمبلی کو ایوان میں لانے کے مسئلہ پر سپیکر یوسف رضا گیلانی کے خلاف تحریک عدم اعتماد کا امکان ہے۔ سپیکر نے کہا کہ نظر بند ارکان کی اجلاس میں شرکت کے لئے احکامات جاری کر دیئے ہیں عمل کرنا صوبائی حکومت کا کام ہے۔ اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر مسٹر گوہر ایوب نے کہا کہ جو سپیکر کے احکامات پر عمل نہیں کرے گا وہ قومی اسمبلی کی توہین کا مرتکب ہوگا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر کو پنجاب حکومت نے خط لکھا ہے کہ اسیر ارکان کو رہا کر کے ایوان میں لانے کے بارے میں آپ کی خواہش عدالتوں تک پہنچا دی گئی ہے۔ جن ارکان کے خلاف مقدمات زیر سماعت ہیں ہم انہیں رہا نہیں کر سکتے امید ہے کہ عدالتیں آپ کی خواہش کا احترام کریں گی۔ قومی اسمبلی کے دس اراکین اس وقت زیر حراست ہیں۔

○ ایران میں پاکستان کے زائرین کی ایک بس میں آگ لگ جانے سے ۱۷- زائر عورتیں اور دو بچے ہلاک ہو گئے۔ یہ بس مقامات مقدسہ کی زیارت کے بعد قم شہر سے واپس آرہی تھی کہ گیس لیک کر جانے سے بس میں آگ لگ گئی۔ یہ زائرات تلہ گنگ کی سادات برادری سے تعلق رکھتی تھیں۔ ۲۰ زائر زخمی ہیں۔

○ مسٹر آصف زرداری ایم این اے نے کہا ہے کہ نواز شریف کا مذاکرات کا صرف ایک ایجنڈا ہے وہ یہ ہے کہ "میرے مال کا کیا بنے گا" انہوں نے کہا ملک میں سیاسی آلودگی کم ہو چکی ہے کیونکہ "آلودہ" لوگ آرام سے بڑے گھر میں بیٹھے ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی میں پولیس کے چھاپوں کے خلاف بھی تحریک استحقاق پیش کی گئی۔ حکومت کے خلاف اپوزیشن ارکان کے اظہار پر حکومتی ارکان بنچوں سے اٹھ کھڑے ہوئے ایوان میں زبردست شور و غل ہوتا رہا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ کراچی کے حالات کشمیر کی تحریک آزادی کا نتیجہ ہیں۔ مسئلہ کشمیر طاقت کے ذریعے حل ہو سکتا ہے نہ کشمیریوں کی جدوجہد کو دبایا جا سکتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مذاکرات سے تمام معاملات نمٹائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نواز شریف سے پھر کہتی ہوں کہ وہ ملک و قوم اور جمہوریت کے استحکام کی خاطر مذاکرات کی دعوت قبول کر لیں۔ قومی مسائل پر سب کا متفق ہونا لازمی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بنکوں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ جنہوں نے ابھی تک قرضے ادا نہیں کئے ان کے خلاف مقدمے بنائے جائیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ موجودہ صورت حال پر پوری قوم چیخ اٹھی ہے۔ حکومت سے جلد نجات کا مطالبہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ حکومت نے ترقیاتی منصوبے لپیٹ کر غیر ملکی امداد کا کشکول پھر ہاتھوں میں پکڑ لیا ہے۔

○ کراچی میں الطاف گروپ کے حامی سمیت مزید ۲- افراد ہلاک ہو گئے۔ لاش گھر چھوڑ کر آنے والے ہجوم پر فائرنگ کی گئی۔ دہشت گردوں نے بس کو آگ لگا دی۔ فائر بریگیڈ کی حفاظت کرنے والی پولیس اور رینجرز پر فائر کھول دیا گیا۔ لسانی تنظیم کے ۱۵ کلاشنکوف برداروں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری جنرل مسٹر سرتاج عزیز نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ الیکشن ناگزیر ہیں حکومت کے پاس جو معمولی سی اکثریت تھی وہ بھی اب اس کے پاس نہیں رہی۔

○ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ قومی پیداوار کا ۳ فیصد تعلیم پر خرچ کیا جائے گا۔ پرائمری سکول قائم کرنے والی تنظیموں کو ۵۰ فیصد تک گرانٹ ملے گی۔ وفاقی کابینہ نے اپنے فیصلوں میں نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی بھی قائم کرنے کا فیصلہ کیا کابینہ نے فیصلہ کیا کہ ٹی وی لائسنس نہ رکھنے والوں کا جرمانہ آٹھ گنا ہوگا۔

○ حکومت نے دریاؤں اور نہروں کے پانی کو بھی پرائیویٹائز کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ عالمی بینک کی مدد سے واٹر مارکیٹ بنے گی۔ نہری پانی ٹھیکے پر ملکی و غیر ملکی کمپنیوں کے ہاتھ فروخت کیا جائے گا۔ جو آگے کاشتکاروں کو پانی فروخت کریں گی۔ آبیانہ حکومت کی بجائے نجی شعبہ وصول کرے گا۔ پانی مہنگا ہو جانے کا امکان ہے۔

○ اپوزیشن نے قومی و صوبائی اسمبلیوں سے استعفوں کا فیصلہ واپس لے لیا ہے۔ خدشہ تھا کہ بعض ارکان استعفیٰ دینے کی بجائے حکومت سے مل جاتے یا فارورڈ بلاک بنا لیتے۔ اپوزیشن نے سپیکر کی درخواست پر سٹینڈنگ کمیٹیوں سے اپنے استعفے واپس لینے پر بھی غور شروع کر دیا ہے۔

○ امور خارجہ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ اسلامی ممالک مسئلہ کشمیر پر چند الفاظ بھی کہنے کی پوزیشن میں نہیں۔ مسئلہ کشمیر وہی حل کرائیں گے جو دنیا کے فیصلے کر رہے ہیں۔ پاکستان چلا ہوا کارتوس ہے۔ بھارت کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ بھارت کے ساتھ اسلامی ملکوں کے گہرے روابط ہیں۔ دورے کے دوران ہر اسلامی ملک کا جواب تھا کہ ہمیں مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کی سمجھ ہی نہیں آتی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ، جموں و کشمیر کو پاکستان اور بھارت کے درمیان تقسیم کر کے مسئلہ کو نمٹانے کی تیاری کر رہا ہے اس نے اس بارے میں کئی سگنلز دے دیئے ہیں۔ چین کے خلاف پیش بندی میں امریکہ کو نئے کارتوس بھارت کی ضرورت ہے۔ لیکن بھارت نے پہلے مسئلہ کشمیر پر مدد کا مطالبہ کیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس رفیق تارڑ اپنی مدت ملازمت مکمل کرنے کے بعد ریٹائر ہو گئے۔ تاہم انہوں نے ریفرنس اور عشائیہ میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کو عدلیہ کے متعلق بعض حالیہ فیصلوں سے شدید اختلافات تھے۔ ان کے ریفرنس کے لئے دعوت نامے بھی جاری کئے جا چکے تھے۔

دلدار پرویز بھٹی انتقال کر گئے

ملک کے نامور کومپیئر، ٹیلی ویژن کے کئی مقبول پروگراموں کے روح رواں، صحافی اور اپنے برجستہ اور بے ساختہ مزاح سے لوگوں کو خوشیاں دینے والے دلدار پرویز بھٹی امریکہ میں انتقال کر گئے۔

عرصہ کئی سال سے وہ مسلسل ٹی وی پر کوئی نہ کوئی سٹیج شو کر رہے تھے۔ ان کی بے ساختگی، خوبصورت انداز گفتگو، شستہ مزاح اور بے تکلفانہ انداز ہر شخص کا دل موہ لیتا تھا۔ ان کی اناؤنسمنٹ کسی بھی تقریب کی کامیابی کی ضامن سمجھی جاتی تھی۔

وہ انگریزی ادب کے استاد تھے۔ ایک روزنامہ میں کالم بھی لکھتے تھے۔ ٹی وی پر آج کل ان کا پروگرام پنجند چل رہا تھا۔ عام آدمی کو بے ساختہ خوشیاں دینے والا چل بسا۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
• خدمت • دیانت • امانت
مکانات - پلاٹ - دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 212379

پتہ

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) 15/-
دوائی فضل الٰہی بلائے اولاد نرینہ 150/-
زود جام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 15/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار - ربوہ فون : 659